پارہ 12 وَمَا مِن دَآبَّةٍ کے نمایاں مباحث

سُوْرَةُ هُوْد: مکی زندگی کے آخری دور میں سورۃ یونس کے ساتھ ساتھ نازل ہوئی۔ اسکے مضامین سورۃ یونس جیسے ہیں لیکن سورۃ یونس کی نسبت دعوت، استدلال اور فہمائش کا پہلو کم اور وعظ و نصیحت اور تنبیہ زیادہ اور جلال کا انداز نمایاں ہے۔[باغی، نافرمان اور گناہ گار قوموں پر اللہ کے غضب اور عذاب کا ذکر موئثر انداز میں۔ شَيَّبَتْنِي هودٌ وَ أخْواتُھا (بخاری) مجھے سورۃ ہود اور اس جیسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔ اس میں رسولوں کے حالات اور ان کی قوموں پر عذاب اور ہلاکت کا ذکر]

- اس دور میں آپ ﷺ پر ہر طرح کے الزامات (افترا، سحر وغیرہ) لگائے جارہے تھے۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کے لئے یہ سخت ابتلا کا دور تھا۔
- اللہ تعالیٰ کے قانون ہلاکت اور قانون استبدال کی وضاحت ہے کہ اللہ کیوں قوموں کو ہلاک کرتا ہے .... اور انہیں کب بدل دیتا ہے ....
- نافرمان اور مجرم اقوام کی ہلاکت کا یہ تذکرہ سورۃ کے دس رکوعوں پر پھیلا ہوا ہے (جس میں قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود، قومِ لوط، قومِ شعیب اور قومِ فرعون کے قصص شال ہیں) یوں یہ اس سورت کا مرکزی مضمون ہے کہ اس رسول ﷺ کی دعوت پر ایمان لاؤ ورنہ تمھیں بھی ان اقوام کی طرح ہلاک کر دیا جائے گا۔
- اللہ کی بندگی کی دعوت اور اس سے مغفرت طلب کرنے کا مطالبہ [قرآن کی دعوت]۔ قریش کے اعتراضات۔ قرآن سے متعلق چیلنج کا اعادہ۔ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو پھر اس جیسی ۱۰ سورتیں ہی بنا لاؤ۔
- نوح علیہ السلام اور آپ کی قوم کا تفصیلی ذکر۔ آپ قریباً ۳۵۰۰-۴۰۰۰ ق م میں بلاد ما بین النہرین (Mesopotamian) کے علاقے میں رہے۔ آپ علیہ السلام نے قوم کو توحید کی دعوت دی۔ قوم نے کا دعوت ماننے سے انکار کیا۔ آپ اور آپ کی دعوت پر بہت اعتراضات کئے جیسا کہ رسول کے پاس تو خزانے ہوں، اس کے ساتھ فرشتہ ہو، وہ غیب جانتا ہو اور اس پر ایمان لانے والے چند یہ غریب فقراء مساکین ہیں
- ۹۵۰ برس تک دعوت۔ انسان کے بنیادی مذہبی حق (freedom of faith) کا ذکر، کہا گر تم خود اندھے بننا چاہو تو میں تم پر یہ ہدایت زبردستی نہیں تھوپ سکتا
- نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا حکم۔ جو کہ اس قوم کے پانی میں غرقابی کا پیش خیمہ تھا، اللہ نے زمین و آسمان سے پانی کے بند کھول دیئے، سیلاب کا پانی زمین پر چھا گیا۔ نوح علیہ السلام نے ایمان والوں کی کشتی میں سوار کرایا اور جھٹلانے والی باقی ساری قوم پانی میں غرق ہو گئی، ڈوب جانے والوں میں نوحؑ کا بیٹا بھی
- قومِ عاد کی ہلاکت کا تذکرہ: ہود علیہ السلام نے قوم عاد (۳۰۰۰ ق م) کو توحید کی دعوت دی۔ اور کہا کہ اگر تم استغفار کا راستہ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاشی طور پر مستحکم فرمائے گا، تمہیں بارشیں [خوشحالی] عطا کرے گا۔ تمھاری قوت میں اضافہ کرے گا مگر انہوں نے رب کی نا شکری کی، آیات کا انکار کیا۔ رسولوں کی نافرمانی کی تو للہ نے دنیا و آخرت میں ان پر لعنت فرمائی اور انہیں عذاب میں تباہ کر دیا اور اہل ایمان کو بچا لیا۔
- قومِ ثمود کی ہلاکت۔ ۲۵۰۰ ق م۔ یہ قوم مدینہ کے شمال میں [جسے آج کل مدائن صالح کہلاتا ہے آباد تھی، صالح علیہ السلام نے انہیں توحید اور توبہ و استغفار کی دعوت دی۔ ایک اونٹنی معجزہ طلب کرنے پر دی لیکن انہوں نے دعوت کا انکار کیا اور اونٹنی کو مار ڈالا۔ تین دن کی مہلت کے بعد ایک دھماکے میں ثمود ہلاک کر ڈالے گئے۔
- قومِ لوط کی ہلاکت (۲۱۰۰ ق م)۔ فرشتوں کا ابراہیم علیہ السلام کے پاس آنا۔۔ پھر لوط علیہ السلام کے پاس بھی انسانی شکل میں۔ یہ قوم ہم جنس پرستی میں مبتلا تھی اور لوط علیہ السلام کی دعوت کو رد کر دیا تھا۔ آپ کو ایمان والوں کے ساتھ راتوں رات نکل جانے کا حکم۔ اللہ نے پتھروں کی بارش کی اور پھر بستی کو اوندھا کر دیا۔
- قومِ شعیب کی ہلاکت۔ شعیب علیہ السلام اہلِ مدین (اصحاب الایکہ) کی طرف بھیجے گئے۔ آپ نے بھی قوم کو توحید کی دعوت دی۔ یہ قوم رزقِ حرام کی خوگر تھی۔ ناپ تول میں ڈنڈی مارا کرتے تھے، سیکولر ذہنیت کی حامل قوم تھی، دین و دنیا کی جدائی کی قائل۔ شعیب علیہ السلام کو ان کا کہنا کہ تمہاری نماز کیونکر دخل دیتی ہے ہمارے کاروباری معاملات میں؟ نماز گویا مسجد کی چار دیواری تک محدود ہو اور اس کے اثرات زندگی میں عملاً داخل نہ ہوں۔ اسلام میں دین ذاتی یا نجی معاملہ نہیں ہے کہ گھر کے اندر پوجا پاٹ کر لی جائے بلکہ صحیح نماز ہے ہی وہی ہے جو ہماری تجارت، سیاست، معیشت حتیٰ کہ زندگی کے سب پہلوؤں کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ شعیبؑ نے انہیں ان کی بداعمالیوں سے توبہ کرنے کی ہدایت کی۔ پچھلی تمام قوموں کے انجام سے ڈرایا لیکن وہ مان کے نہ دیئے۔ اللہ نے اس قوم کو بھی ہلاک کر دیا۔
- آلِ فرعون کی ہلاکت۔ موسیٰ علیہ السلام کو قومِ فرعون کی طرف بھیجا گیا۔ انھوں نے بھی جھٹلایا کیا تو اللہ نے انہیں بھی اسی قانونِ ہلاکت کی تحت ہلاک کر ڈالا۔ اللہ نے فرعون اور اس کے ساتھیوں پر لعنت کی دنیا و آخرت میں۔
- قوموں کی ہلاکت اور استغفار کا تعلق۔ قومیں اللہ سے استغفار کے ذریعے ہلاکت سے بچ سکتی ہیں، یعنی جب وہ تکذیب اور ناشکری کو چھوڑ کر اللہ سے رجوع کریں (مذکورہ تمام رسولوں نے اپنی اپنی قوم کو توبہ و استغفار کی دعوت دی)
- قانون ہلاکت اقوام کی وضاحت۔ اللہ تعالیٰ اصلاحی قوتوں کے ہوتے ہوئے جو قوم کی اصلاح اور ان کو دعوت کا کام کر رہی ہوں کسی قوم کو ہلاک نہیں کرتا

- آپ ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کو ثابت قدم رہنے کی ہدایت۔ مشرکین کی طرف نہ جھکنے، نماز قائم کرنے کا حکم اور صبر کی تلقین
- فرائض امامت سے غفلت کا انجام: امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انتہائی ضروری۔ یہ کام چھوڑ دینے سے اللہ کسی دوسری قوم کو لے آتا ہے۔

سُوْرَۃُ یُوسُف: مکی سورۃ، ۱۲ نبوی میں سورۃ ہود کی بعد نازل ہوئی جب آپ ﷺ کا خاندان شعبِ ابی طالب میں محصور تھا۔ آپؐ کو فتحِ مکہ، کامل اقتدار اور غلبہ اسلام کی بشارت

- اللہ نے اِسے احسنُ القصص قرار دیا کیونکہ اس قصے میں جتنی عبرتیں اور نصیحتیں ہیں وہ شاید ہی کسی دوسرے قصے میں ہوں۔ جامعیت (comprehensiveness) کے اعتبار سے اس میں دین بھی ہے دنیا بھی، توحید بھی ہے سیرت وسوانح بھی، سیاست وحکومت کے رموز بھی، انسانی نفسیات بھی، معاشی خوشحالی کی تدبیر بھی، زہد وتقوی کی دستگیری بھی، انبیاء وصالحین کا تذکرہ بھی، ملائکہ وشیاطین کا بھی، جنوں اور انسانوں کا بھی، چوپاؤں اور پرندوں کا بھی، بادشاہوں، تاجروں، عالموں اور جاہلوں کے حالات بھی ہیں اور راہ راست سے ہٹ جانے والی عورتوں کی حیلہ سازی، مکاری اور حیا باختگی بھی، اس قصے میں مد بھی ہے اور جزر بھی، گمنامی بھی ہے، شہرت بھی، غربت بھی ہے ثروت بھی، عزت بھی ہے ذلت بھی، صبر وثبات بھی ہے اور بندگیء شہوت بھی۔ یوں ان تمام خواص نے اس کو بہترین قصہ بنادیا ہے
- سورۃ ہود میں قوموں کی تاریخِ ہلاکت سے انداز کا پہلو نمایاں اور غالب۔ اس سورت میں مشکل حالات کے بعد آسانیاں ہونے کی بشارت۔
- داستان پردازوں نے اسے عشق ومحبت کی داستان بنا کے رکھ دیا۔ اس قصے کی خوبیاں، حکمتیں، نصیحتیں اور عبرتیں۔ اس بے سروپا داستان میں گم ہو کے رہ گئے ہیں جو ہمارے ہاں مشہور ہے حالانکہ یوسفؑ ایک انتہائی صاف ستھرا کردار، عفت وعصمت اور پاکیزہ سیرت، اعلیٰ اخلاقی اصولوں کا حامل۔ غلام سے لے کر CEO تک۔
- عصرِ حاضر میں اس قصے کی اہمیت: موجودہ دور میں جس طرح عفت وعصمت اور سیرت وکردار کو ثانوی حیثیت دے کر عریانی، فحاشی، بداخلاقی اور حیا باختگی کا چلن عام ہو گیا ہے اور جس طرح سے اخلاقیات پامال ہو رہی ہیں تو ان حالات میں لازم ہے کہ معاشرے کو اس شیطانی یلغار کے مقابل اس قرآنی قصے کی رہنمائی سے تحفظ فراہم کیا جائے، اس کی تعلیمات پھیلا کر
- اس قصے کی ہو بہو مماثلت۔ آپ ﷺ درپیش حالات سے، جو سلوک آپ علیہ السلام کے بھائیوں نے کیا ویسا ہی سلوک کفار مکہ آپ ﷺ سے کر رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ بھی اپنے ابناء وطن اور برادران قریش کے ہاتھوں نکالے گئے (ہجرت کی)، اس کے بعد آپ ﷺ کو بھی اقتدار ملا اور ایسا وقت بھی آیا جب آپ نے برادران قریش کو باوجود ان کی تکلیفوں کے معاف کردیا اور لاتثریب علیکم الیوم پر عمل کیا۔ (یہ وہی الفاظ ہیں جو یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے کہے تھے)
- اس قصے کی کے چند امور رموز واسباق:
  - ★ قصہ یوسفؑ ایک مومن کے لے امید، حوصلے اور کامیابی کا پیغام (حالات جتنے بھی نامساعد ہوں مایوس نہ ہونا چاہیے، پریشانیوں سے گھبرا کر کام چھاڑ نہ دینا چاہیے)
  - ★ عاجزی، فروتنی، اطاعت وشکر۔ ان کی ذات سے چھلک چھلک پڑتا ہے۔ جو ایک اعلیٰ کردار کی نشانی ہے
  - ★ یوسف علیہ السلام کی اعلیٰ فطرت کی شاندار جوہر نمایاں ہوتے ہیں جو نمونے اور تقلید کا سامان ہیں (ایک مرد مومن اگر حقیقی اسلامی سیرت رکھتا ہو اور حکمت سے بھی بہرہ یاب ہو، تو وہ محض اپنے اخلاق کے زور سے ایک پورے ملک کو فتح کر سکتا ہے۔)
  - ★ چاہے مرد ہو یا عورت عفت وعصمت کی حفاظت کسی بھی حال کرتے رہنا چاہیے
  - ★ اپنے (نفسانی) جذبات پہ قابو دنیا ودین کی سرخروئی کا باعث ہے
  - ★ امانت میں خیانت کسی طور بھی نہیں کی جاسکتی، یہ ہی وہ اخلاق ہے جس کی سب سے زیادہ عکاسی اس سورۃ میں ہوتی ہے (اور یوسف علیہ السلام آخری درجے تک اس کا پیکر بنے رہے یہاں تک کہ جیل جانا پسند کیا اور جیل سے نکلنے سے پہلے بھی اس بات کو واضح کروایا کہ انھوں نے کبھی بھی خیانت نہیں کی)
  - ★ مسلمان کو چاہیے کہ جب ابتلاء وآزمائش ہو رہی ہو تو وہ صبر وتحمل سے کام لے، جس طرح یعقوب علیہ السلام نے صبر کیا
  - ★ اللہ سے مصیبتوں کا شکوہ کرنا صبر کے منافی نہیں، اگر یہ مخلوق سے کیا جائے تو یہ صبر کے منافی ہے
  - ★ اللہ اپنی اسکیم پوری کر کے ہی رہتا ہے۔ وہ اپنے ارادے ومشیئت کو بڑے لطیف اور غیر محسوس طریقے سے نافذ کرتا ہے۔ کوئی اس کے اگلے قدم کو preempt نہیں کر سکتا (وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ)
  - ★ پیغمبر بھی نفسانی میلانات سے دور نہیں ہوتے مگر ان کا کردار ایسا ہوتا ہے کہ اس کو مشکل سے مشکل لمحات میں بھی قابو میں رکھ پاتے ہیں، اللہ کی مدد سے
  - ★ اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے جیسے کہ یعقوبؑ کتنے عرصے تک یہ آس لگائے ہوئے تھے کہ ایک نہ ایک دن اللہ ان کے پاس یوسفؑ کو لے آئیگا
  - ★ دعوت ہر حال میں جاری رہنی چاہیے (چاہے قید خانہ ہی ہو)، دعوت مومنانہ حکمت ودانائی کے ساتھ، موثر اور مدلل انداز میں۔